Unit 1: The Inspiring Life of Hazrat Muhammad (s.a.w.w)

یونٹ 1: حضرت محمد ﷺ کی متاثر کن زندگی

Translation

1.In the south western corner of Hijaz, among the barren hills, lies the city of Mecca, the birth place of the last Rasool of Allah Hazrat Muhammad () Born in 570 A.D. into the noble clan of Quraish, his arrival coincided with the famed "Year of the Elephant," when the Abyssinian ruler of Yemen, Abraha, attacked Mecca. The Benefactor of Humanity appeared at a time when the world was wrapped in darkness. Savagery, idolatry and injustice ruled the day. Humanity remained dormant in the slumber of ignorance, waiting for the dawn of true civilization.

1. حجاز کے جنوب مغربی کونے میں، بنجر پہاڑیوں کے درمیان، مکہ شہر واقع ہے۔ یہ وہی شہر ہے جہاں اللہ کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کی پیدائش ہوئی۔ آپ ﷺ 570 عیسوی میں قریش کے ایک معزز خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کی پیدائش اُس مشہور "عام الفیل" (ہاتھیوں کا سال) میں ہوئی، جب یمن کے حبشی بادشاہ ابرہہ نے مکہ پر حملہ کیا تھا۔ انسانیت کے محسن ﷺ ایسے وقت میں تشریف لائے جب دنیا اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ ظلم، بت پرستی اور جہالت عام تھی۔ انسانیت غفلت کی نیند سو رہی تھی اور سچی تہذیب کے طلوع ہونے کی منتظر تھی۔

2. Mecca had long been dependant on trade as its main source of livelihood. The Quraishites were skilled merchants. They anchored Mecca's thriving economy. Their caravans navigated through deserts, turning their city into a hub of wealth and cultural exchange. This mercantile environment played a key role in shaping Hazrat Muhammad's (S.A.W.W) understanding of justice, diplomacy and human dignity.

2. مکہ کی معیشت کا زیادہ تر انحصار تجارت پر تھا۔ قریش کے لوگ ماہر تاجر تھے۔ وہ مکہ کی مضبوط معیشت کا سہارا تھے۔ ان کے تجارتی قافلے ریگستانوں سے گزرتے، اور یوں مکہ کو دولت اور ثقافت کے تبادلے کا مرکز بنادیا گیا تھا۔ یہ تجارتی ماحول حضرت محمد ﷺ کی سوچ پر گہرا اثر ڈالنے والا تھا، جس سے آپ ﷺ کو عدل، سفارت کاری اور انسانی عزت کے بارے میں سمجھ حاصل ہوئی۔

3. Even before The Call, Hazrat Muhammad was famous in Mecca for his honesty and trustworthiness. Two important events in his early years would come to define his character. The first was his involvement in Hilf-al-Fudul, an alliance of Meccan tribes to uphold justice for the oppressed. Hazrat Muhammad (S.A.W.W) pledged to help the weak, and later recalled this vow, saying he would not trade it for the finest camels in Arabia.

3. نبوت ملنے سے پہلے بھی حضرت محمد ﷺ مکہ میں اپنی سچائی اور امانت داری کی وجہ سے مشہور تھے۔ آپ ﷺ کی ابتدائی زندگی کے دو اہم واقعات ہیں جنہوں نے آپ کے کردار کو نمایاں کیا۔ پہلا واقعہ حلف الفضول میں آپ ﷺ کی شرکت تھی، جو مکہ کے مختلف قبیلوں کا ایک معاہدہ تھا تاکہ مظلوموں کو انصاف دلایا جاسکے۔ حضرت محمد ﷺ نے کمزوروں کی مدد کا وعدہ کیا، اور بعد میں فرمایا کہ اگر مجھے عرب کے بہترین اونٹ بھی دیے جائیں، تب بھی میں اس وعدے کا بدلہ نہیں لوں گا۔

4. The second was his arbitration in the dispute among different clans of Mecca over the placement of the Hajr-e-Aswad (Black Stone) in the Ka'ba. His wisdom and diplomacy resolved the conflict and saved Mecca from bloodshed.

4. دوسرا واقعہ مکہ کے مختلف قبیلوں کے درمیان خانہ کعبہ میں حجرِ اسود (کالا پتھر) لگانے کے تنازعے میں حضرت محمد ﷺ کا ثالث بننا تھا۔ آپ ﷺ کی عقل و حکمت اور سفارت کاری نے اس مسئلے کو حل کیا اور مکہ کو خون خرابے سے بچالیا۔

5. A defining relationship in Hazrat Muhammad's life was with his first wife, Khadijah bint Khuwaylid (رضی اللہ عنہا) a woman of exceptional nobility and moral character. Having inherited and skilfully expanded her father's mercantile enterprise, she became one of the wealthiest and most respected entrepreneur in pre-Islamic Arabia. Despite having been widowed twice, Hazrat Khadijah (رضی اللہ عنہا) sailed both personal and professional spheres with remarkable dignity.

5. حضرت محمد ﷺ کی زندگی میں ایک اہم اور خاص تعلق ان کی پہلی زوجہ، حضرت خدیجہ بنت خویلد (رضی اللہ عنہا) کے ساتھ تھا، جو ایک نہایت شریف اور بااخلاق خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنے والد کے کاروبار کو وراثت میں پایا اور مہارت سے اسے بڑھایا، جس کی وجہ سے وہ پیش اسلام عرب کی امیر اور باعزت کاروباری خواتین میں شمار ہوتی تھیں۔ دو مرتبہ بیوہ ہونے کے باوجود، حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے اپنی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی بڑی وقار اور عزت کے ساتھ گزاری۔

6. In those days Hazrat Khadija (رضی اللہ عنہا) was in search of a dependable man to perform commercial duties of carrying her merchandise to the Syrian markets. Known for his honesty and integrity, Hazrat Muhammad had earned the title al-Amin-the trustworthy. This reputation reached Hazrat Khadijah (رضی اللہ عنہا) who entrusted him with this responsibility. Impressed by his gentle manners and just conduct in business, Hazrat Khadijah (رضی اللہ عنہا) took the unprecedented initiative of proposing marriage through the house of Abu Talib. In doing so, she subverted the

www.thesmartstudy.info

gender norms of her time by asserting control over her destiny and presented a compelling antithesis to traditional Arab patriarchy. Their marriage proved to be a great partnership, characterized by mutual respect, emotional support, and shared spiritual purpose.

6.اُس زمانے میں حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) ایک ایسے قابلِ اعتماد مرد کی تلاش میں تھیں جو ان کے مال کو شام کے بازاروں تک لے جا سکے۔ اپنی ایمانداری اور امانت داری کی وجہ سے حضرت محمد ﷺ کو لقب الامین یعنی "قابلِ اعتماد" ملا تھا۔ یہ شہرت حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) تک پہنچی اور انہوں نے یہ ذمہ داری حضرت محمد ﷺ کو سونپ دی۔ حضرت محمد ﷺ کے نرم اخلاق اور کاروبار میں انصاف پسندی سے متاثر ہو کر حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے ایک نیا قدم اٹھایا اور ابو طالب کے گھرانے کے ذریعے شادی کی پیشکش کی۔ اس طرح انہوں نے اپنے دور کے صنفی اصولوں کو چیلنج کیا اور اپنی تقدیر پر قابو پایا، جو اس وقت کے روایتی عرب معاشرے کے برعکس تھا۔ ان کی شادی ایک خوبصورت شراکت داری تھی جس میں ایک دوسرے کا احترام، جذباتی حمایت اور مشترکہ روحانی مقصد شامل تھا۔

7. By the time Hazrat Muhammad reached the age of forty (40), he began to feel a deep sense of unease about the world around him. One night, during the month of Ramadan, while meditating in the cave of Hira, he was visited by the Angel Jibraeel (Gabriel), who asked him to "Read!" Hazrat Muhammad (s) responded, "I cannot read." The angel reiterated the revealation:

“Read in the name of thy Lord Who created; created man from a clot (of congealed blood): Read and thy Lord is the Most Bountiful, Who taught (the use of) the pen, taught man that which he knew not."

(Quran, 96:1-5)

7.جب حضرت محمد ﷺ چالیس سال کے ہوئے، تو انہوں نے اپنے گرد و نواح کی دنیا کے بارے میں گہری فکر محسوس کی۔ رمضان کے ایک دن رات، جب وہ غار حرا میں غور و فکر کر رہے تھے، تو انہیں فرشتہ جبرائیل (علیہ السلام) نے آ کر حکم دیا، "اقرأ!" یعنی "پڑھ!" حضرت محمد ﷺ نے جواب دیا، "میں پڑھ نہیں سکتا۔" پھر فرشتے نے آیتیں نازل کیں:

"پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ انسان کو خون کی ایک ٹھوس چیز سے پیدا کیا۔ پڑھو، اور تمہارا رب بہت زیادہ کرم کرنے والا ہے، جس نے قلم سکھایا، انسان کو وہ چیز سکھائی جو وہ نہیں جانتا تھا۔"

(قرآن، سورۃ العلق، آیات 1-5)

8. This was the first revelation from Allah (سُبحَانَہُ وَتَعالٰی) and it marked the beginning of Hazrat Muhammad's mission as the last Rasool. Overwhelmed by the experience, Hazrat Muhammad rushed home to Hazrat Khadijah (رضی اللہ تعالی عنہا) and shared the details with her. She (رضی اللہ تعالی عنہا) comforted him and reassured that he was indeed the Chosen Rasool of Allah(سُبحَانَہُ وَتَعالٰی) and He

(سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ) would not leave him alone. Hazrat Khadijah (رضی اللہ تعالی عنہا) became the first person to embrace Islam, and stood by his side as he began to preach Islam.

8. یہ اللہ تعالیٰ کی پہلی وحی تھی اور اس سے حضرت محمد ﷺ کے آخری رسول کے طور پر مشن کا آغاز ہوا۔ اس تجربے سے شدید متاثر ہو کر حضرت محمد ﷺ جلدی سے گھر پہنچے اور حضرت خدیجہ (رضی اللہ تعالی عنہا) کو سب کچھ بتایا۔ حضرت خدیجہ (رضی اللہ تعالی عنہا) نے انہیں تسلی دی اور یقین دلایا کہ وہ واقعی اللہ کے چنے ہوئے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں تنہا نہیں چھوڑے گا۔ حضرت خدیجہ (رضی اللہ تعالی عنہا) اسلام قبول کرنے والی پہلی شخصیت تھیں اور انہوں نے ہمیشہ حضرت محمد ﷺ کا ساتھ دیا جب انہوں نے اسلام کی تبلیغ شروع کی۔

www.thesmartstudy.info

9. The first revelation had deep impact on Hazrat Muhammad, but the encouragement of his understanding wife Hazrat Khadija (رضی اللہ عنہا) and assurance of her cousin, Warqa bin Naufal comforted him.

9. پہلی وحی نے حضرت محمد ﷺ پر گہرا اثر ڈالا، لیکن ان کی سمجھدار بیوی حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی حوصلہ افزائی اور ان کے کزن ورقا بن نوفل کی یقین دہانی نے انہیں سکون پہنچایا۔

10. The first revelation marked a turning point in the religious and socio-political fabric of Arabian society. It was a complete transformation from the polytheistic practices to a strict monotheistic code centered on Tauhid i.e. Oneness of Allah. It was the initiation of a social order based on just morals, equality and accountability under the Divine guidance. The revelation completely changed the life of the Rasool Allah (The very Quraish who once held him in the highest esteem quickly turned into his fiercest opponents and of those who believed in him. The revelation challenged the leadership of Quraish in religious, social political and economic affairs. The rise of Islam in Mecca was the conflict between two ways of life and thought, one Belief and the other of Non-belief. This was intolerable for them. They started persecuting the believers and tried to stop them accepting Islam. When they failed, they tried to pressurize Rasool Allah () from preaching. But Rasool Allah (stood against all odds and remained firmed in his mission. At last Allah ordered His Rasool(s) to migrate Medina with his followers.

10. پہلی وحی نے عربی معاشرے کے مذہبی اور سماجی و سیاسی نظام میں ایک نیا موڑ لایا۔ یہ کثرتِ الٰہی (بہت سے دیوتاؤں کی عبادت) سے مکمل توحید (اللہ کی وحدانیت) کی طرف تبدیلی تھی۔ اس نے ایک ایسا معاشرتی نظام قائم کیا جو عدل، مساوات اور ذمہ داری پر مبنی تھا اور اللہ کی رہنمائی میں چلتا تھا۔ وحی نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو مکمل طور پر بدل دیا۔ قریش، جو پہلے انہیں بہت عزت دیتے تھے، جلد ہی ان کے سخت دشمن بن گئے، اور وہ لوگ بھی جو ایمان لائے تھے ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ وحی نے قریش کی مذہبی،

سماجی، سیاسی اور معاشی قیادت کو چیلنج کیا۔ مکہ میں اسلام کا اٹھنا دو طریقہ زندگی اور سوچ کے درمیان تصادم تھا: ایمان اور کفر۔ یہ قریش کے لیے ناقابل برداشت تھا۔ انہوں نے مسلمانوں کو ستانا شروع کیا اور اسلام قبول کرنے سے روکنے کی کوشش کی۔ جب وہ ناکام ہوئے، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ پر تبلیغ روکنے کا دباؤ ڈالا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے ہر مشکل کا مقابلہ کیا اور اپنے مشن پر مضبوطی سے قائم رہے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا کہ وہ اپنے پیروکاروں کے ساتھ مدینہ ہجرت کریں۔

11. It is called Hijrah which opened a new era in the Islamic history. It was an era of consolidation and expansion of Islam as a religion, society and state. With the Hijrah the Islamic calendar began and the foundation of a constitutional state was laid. The Charter of Medina was drafted proclaiming the principles of civic equality, rule of law, freedom of worship and religious tolerance. It established a political unity - a peaceful state headed by Rasool Allah) under the sovereignty of Allah. It united all Muslims together regardless of clan or tribe to which they belonged; it guaranteed protection to all citizens of Medina irrespective of colour, creed or faith. This charter brought about a revolution in Arabia that was much despised by the Quraish who never forgot their defeat.

11. اس کو ہجرت کہا جاتا ہے جس نے اسلامی تاریخ میں ایک نیا دور شروع کیا۔ یہ دور اسلام کے مذہب، معاشرہ اور ریاست کے استحکام اور وسعت کا تھا۔ ہجرت کے ساتھ ہی اسلامی تقویم شروع ہوئی اور ایک آئینی ریاست کی بنیاد رکھی گئی۔ مدینہ کا دستور تیار کیا گیا جس میں شہری مساوات، قانون کی حکمرانی، عبادت کی آزادی اور مذہبی رواداری کے اصول بیان کیے گئے۔ اس نے ایک سیاسی اتحاد قائم کیا—ایک پرامن ریاست جس کی قیادت رسول اللہ ﷺ کرتے تھے اور جو اللہ کی حکومت کے تحت تھی۔ اس نے تمام مسلمانوں کو ان کے قبیلے یا گروہ سے قطع نظر متحد کیا؛ اور مدینہ کے تمام شہریوں کو ان کے رنگ، مذہب یا عقیدے سے قطع نظر تحفظ کی ضمانت دی۔ یہ دستور عرب میں ایک انقلاب تھا جسے قریش نے بہت ناپسند کیا اور اپنی شکست کو کبھی نہیں بھولا۔

www.thesmartstudy.info

12. This led to the series of battles between the newly founded state of Medina and the Quraishites of Mecca. The series ultimately culminated into the Conquest of Mecca in the 8h Hijrah. The Muslims victoriously entered the city of Mecca after eight years of exile. A general amnesty was declared by Rasool Allah for all of them; even for those who inflicted personal pain on him. The Quraish were speechless. It was not the conquest of Mecca but the conquest of hearts and souls.

www.thesmartstudy.info

12. اس کے بعد مدینہ کی نئی قائم شدہ ریاست اور مکہ کے قریش کے درمیان کئی لڑائیاں ہوئیں۔ یہ سلسلہ آٹھویں ہجری میں مکہ کی فتح پر ختم ہوا۔ مسلمانوں نے آٹھ سال کے جلاوطنی کے بعد فتح کے ساتھ مکہ شہر میں داخل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے سب کے لیے عام معافی کا اعلان کیا، یہاں تک کہ ان لوگوں کے لیے بھی جو انہوں نے ذاتی طور پر تکلیف دی تھی۔ قریش دنگ رہ گئے۔ یہ صرف مکہ کی فتح نہیں تھی بلکہ دلوں اور روحوں کی فتح تھی۔

13. Thus came the tenth year of Hijra. The Arabian land had submitted to Islam by that time; the message of Islam was disseminated to foreign lands. Rasool Allah announced the pilgrimage in that year. People from all over Arabia gathered to accompany Hazrat Muhammad - the last Rasool of Allah in this holy journey towards Mecca. On this occasion thousands were accompanying the Rasool Allah and neither of them was an idolator. Here the Rasool Allah (s) gave his farewell address; every word of which stressed the importance of being just, kind, compassionate and truthful to fellow human beings. He said:

"O people! Listen to what I say and take it to your heart. You must know that every Muslim is the brother of another Muslim. All of you are as equal as the fingers of a hand. It is not lawful for any man to take anything of his brother except what is given with one's own free will. Therefore do not do injustice to one another. Remember one day you will meet Allah and answer your deeds. So beware: do not stray from the path of righteousness after I am gone."

13. یوں ہجرت کا دسواں سال آیا۔ اس وقت تک عرب کی زمین اسلام کے سامنے سر جھکا چکی تھی اور اسلام کا پیغام بیرونِ ملک پہنچ چکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سال حج کا اعلان کیا۔ پورے عرب سے لوگ اس مقدس سفر کے لیے حضرت محمد ﷺ کے ساتھ مکہ جانے کے لیے جمع ہوئے۔ اس موقع پر ہزاروں لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ان میں سے کوئی بھی بت پرست نہیں تھا۔ یہاں رسول اللہ ﷺ نے اپنا الوداعی خطبہ دیا، جس کے ہر لفظ میں انصاف، محبت، رحم دلی اور سچائی کی اہمیت پر زور دیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اے لوگو! میری بات غور سے سنو اور دل میں بٹھاؤ۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ تم سب ایک ہاتھ کی انگلیوں کی طرح برابر ہو۔ کسی کو یہ حق نہیں کہ اپنے بھائی کا مال بغیر اس کی مرضی کے لے۔ اس لیے ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ یاد رکھو کہ ایک دن تم اللہ سے ملاقات کرو گے اور اپنے اعمال کا حساب دو گے۔ اس لیے خبردار رہو کہ میرے جانے کے بعد نیکی کے راستے سے نہ بھٹکو۔"

14. Thus, Rasool Allah mission was fulfilled. His life and teachings provide guidance to entire humanity and offer lessons that are beyond time and space.

14. یوں رسول اللہ ﷺ کا مشن مکمل ہوا۔ ان کی زندگی اور تعلیمات پوری انسانیت کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہیں اور ایسے سبق دیتی ہیں جو وقت اور جگہ کی حدوں سے ماورا ہیں۔

www.thesmartstudy.info